وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝

اثبات

رَدِّ شمس

سورج اُلٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے سنجدی دیکھ لے قُدرت رسُول اللہ کی

از تالیف

حاجزادہ عبد المصطفےٰ ابو المعارف

سیّد محمّد جمال الدّین کاظمی منظور

ناشر

مکتبہ نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف ضلع میانوالی

ھدیہ ۵۰ پیسے

سببِ تالیف

بندہ سراگندہ خود بھی اثباتِ ردِّ شمس کے متعلق چند اوراق لکھنے کی خواہش رکھتا تھا مگر عدیم الفرصتی نے کچھ ایسے آلیا کہ یہ شوق دِل میں ہی رہ گیا چند دِن ہوئے بعض احباب نے اِس معاملہ میں دلچسپی لی اور مجھے اپنی خواہشات کی تکمیل پر برانگیختہ کیا مجھے اپنی کم علمی، بے بضاعتی کا پُورا پُورا احساس ہے۔ مگر یہ ایک ایسا فریضہ ہے جس سے سبکدوشی نہایت مُشکل ہے۔ علمائے حق سے عرض کرتا ہوں کہ میری علمی، تحریری لفظی ہر طرح کی غلطیوں کو دریں رحمت میں ڈھانپ دیں اور میری صحیح رہنمائی فرمائیں۔ بندہ کے لئے ہر لمحہ آپ کے علمی لطائف خضرِ راہ ہو سکتے ہیں۔

محمد جمال الدین

اِنتساب

بندہ اپنے اس حقیر نذرانہ کو اپنے آقا و مولیٰ حضرت
علامۃ الدھر شیخ الاسلام والمسلمین سیدی و مرشدی الحافظ
خواجہ محمد قمرالدین صاحب
زیب آستانہ عالیہ سیال شریف
کی خدمت میں
پیش کر کے محاسن دنیوی و اخروی کا اُمیدوار ہوتا ہے
گر قبول افتد زہے عز و شرف

خادمِ درگاہِ عالیہ
محمد جمال الدین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ معجزہ ردِّ شمس ایک ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں آج تک ابنِ جوزی اور ابنِ تیمیہ کے بغیر کسی نے کلام نہیں کی جمیع علماء اُمّت کا اس پر اتفاق رہا ہے جس میں کبھی انکار تک نوبت بھی نہیں پہنچی ۔ اوّلاً ، یہ مسئلہ حدیث پاک سے ثابت ہے ۔ ثانیاً ، اس پہ اجماع اُمّت بھی رہا ہے ثالثاً ، یہ بعید عن الذہن بھی نہیں یعنی قیاس سے بھی ثابت ہے ۔ خیال فرمائیے قرآن پاک میں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ آچکا ہے ۔ جس کے تحت اکثر مفسّرین نے لکھا ہے ۔ قاضی بیضاوی یوں رقمطراز ہیں :۔ اِنَّ الْکُفَّارَ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰیَۃً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ علی ہذا القیاس کہ کفّار نے حضُور نبی کریم علیہ التحیۃُ والتسلیم سے معجزہ چاہا تو آپ نے چاند دو ٹکڑے کر کے دِکھا دیا اب پہلی صُورت یہ ہو گی کہ اگر انکار اس وجہ پر ہُوا کہ سورج کا لوٹانا مشکل ہے تو اِس سے کتنا ہی زیادہ شقِ قمر

ہے دوسری صورت یہ ہوگی کہ ایسا کام پہلے کبھی وقوع پذیر نہیں ہوا
تو یہ قرآن پاک سے ثابت ہے پارہ تیئس سورہ صٓ ۔ رُدُّوْهَا عَلَيَّ
یعنی حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا مانگی تو اُن کے لئے سورج
لوٹایا گیا ثانیاً پارہ چھٹا سورۃ مائدہ، فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ
الْفَاسِقِيْنَ کے تحت ملاحظہ فرمایئے حضرت یوشع بن نون کے
لئے سورج روکا گیا۔ تیسری صورت یہ ہوگی کہ پہلے انبیاء کرام علیہم السلام
میں سے بعض کے لئے روکا اور لوٹایا گیا مگر یہ چیز حضور علیہ السلام سے صادر
نہیں ہوئی تو اس کے لئے بے شمار دلائل تفسیر حدیث پاک شاہ حسین
حدیث کتب فقہ اصول سیر و تواریخ میں موجود ہیں جو آئندہ صفحات میں
ہدیۂ ناظرین ہونگے۔ انشاء اللہ۔ چوتھی صورت انکار کی یہ ہے۔ کہ حضور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ردِّ شمس اور حبس شمس وقوع پذیر ہوا
مگر علی رضی اللہ عنہ کے لئے ردِّ شمس نہیں ہوا تو اس کے لئے بھی
کثیر دلائل موجود ہیں ان وجوہات کی بنا پر معلوم ہوا کہ جب یہ تمام
صورتیں ممنوع نہیں تو آخر حضور علیہ السلام کے اس معجزہ کا انکار کس لئے
اور کس وجہ سے کیا جا رہا ہے اوّل یہ بھی معلوم کرنا ہوگا کہ معجزات کا

اِنکار کس قسم کے لوگ کرتے ہیں ثانی کس وجہ سے کیا کرتے ہیں۔
اوّل ابن جوزی اور ابن تیمیہ جو کہ معتزلہ ہیں سب سے پہلے اِنکار اُنہوں نے کیا یا کفار نے کمالاتِ نبوی و مُعجزاتِ رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِنکار کیا تو اب جو لوگ مثلاً مودودی صاحب، ہانپڈوی صاحب بھی ردِّ شمس کا انکار کر کے ان زُمروں میں شامل ہوں گے ثانی، جن لوگوں کے دِل میں محبّت اور حضورؐ کی اِطاعت نہیں ہوتی وہی لوگ کمالات کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ حضورؐ علیہ السّلام کی اطاعت محبّت ایمان کی شرطِ اوّل ہے۔

حضُور علیہ السّلام کی محبّت اور اطاعت
قرآن کریم کی روشنی میں

۱۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(پارہ ۳ سورہ آل عمران)

اے محبُوب تُم فرما دو کہ لوگو اگر تُم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تُمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۔ قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْکٰفِرِیْنَ۔

(پارہ ۳ سورۃ آل عمران)

تم فرما دو حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر۔

۳۔ وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران)

اور اللہ و رسول کے فرمانبردار رہو اس امید پر کہ تم رحم کئے جاؤ۔

۴۔ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَھُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْھُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۚ (پارہ ۴ سورۃ آل عمران)

وہ جو اللہ و رسول کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا ان کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے بڑا ثواب ہے

۵۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا وَ ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۚ (پارہ ۴ سورۃ النساء)

اور جو حکم اللہ اور اللہ کے رسول کا اور اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی۔

۶۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ۚ (پارہ ۵ سورۃ النساء)

اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں حکومت والے ہیں۔

۷۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس
اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰہِ ؕ وَلَوْ لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی
اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ
جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب
اسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا تمہارے حضور میں حاضر ہوں پھر اللہ سے
اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝ (پارہ ۵ سورۃ النسآء) معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت
فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنیوالا مہربان پائیں ؛

۸۔ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم
حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے
ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ
مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ؕ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں
(پارہ ۵ سورۃ النساء) میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں ؛

۹۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ اور جو اللہ اور اس کے رسول کا
فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ حکم مانے تو اسے ان کا ساتھ ملیگا
عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَ
حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (پارہ ۵ النسا)

اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ
یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔

۱۰۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ
اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ
اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝
(پارہ ۵، سورۃ النساء)

جس نے رسول کا حکم مانا بیشک
اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس
نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں اُن
کے بچانے کو نہ بھیجا۔

۱۱۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ
تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝
(پارہ ۷ سورۃ مائدہ)

اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول
کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ
تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ
صرف واضح طور پر حکم پہنچا
دینا ہے۔

۱۲۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا
تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ۝

اے ایمان والو اللہ اور اُس کے
رسول کا حکم مانو اور سن سنا کر
اُس سے نہ پھرو۔

(پارہ ۹ سورۃ انفال)

۱۳۔ وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَ اصْبِرُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

(پارہ ۹ سورۃ انفال)

اور اللہ اور اُس کے رسُول کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کروگے اور تمہاری بندھی ہُوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو بے شک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے۔

۱۴۔ وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَ رَسُوْلُہٗ اِنَّآ اِلَی اللّٰہِ رٰغِبُوْنَ ۝

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ)

اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسُول نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسُول ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔

۱۵۔ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰہِ لَکُمْ لِیُرْضُوْکُمْ وَاللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ اَحَقُّ اَنْ یُّرْضُوْہُ اِنْ کَانُوْا مُؤْمِنِیْنَ ط

(پارہ ۱۰ سورۃ التوبہ)

تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کرلیں اور اللہ و رسُول کا حق زائد تھا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔

۱۶۔ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(پارہ ۱۰، سورۃ التوبہ)

اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔ بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔

۱۷۔ اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

(پارہ ۱۸، سورۃ نور)

مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ و رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول اُن میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

۱۸۔ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور جو حکم مانے اللہ اور اُس کے

وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝

(پارہ ۱۸ سورۃ نور)

رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور
پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب
ہیں۔

۱۹۔ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا
الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ
مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ۚ
وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ۚ وَمَا
عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ

(پارہ ۱۸، سورۃ نور)

تم فرماؤ حکم مانو اللہ کا اور حکم رسول
کا پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے
ذمہ وہی ہے جو اس پر لازم کیا گیا
اور تم پر وہی جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا
اور اگر رسول کی نافرمانبرداری کروگے
راہ پاؤ گے اور رسول کے ذمہ نہیں
مگر صاف پہنچا دینا۔

۲۰۔ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا
الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝ (پارہ ۱۸ سورۃ نور)

اور نماز برپا رکھو اور زکوٰۃ دو اور
رسول کی فرمانبرداری کرو اور اس
امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

۲۱۔ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَا

اور جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ
اور رسول کی اور اچھا کام کرے

اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ احزاب)

ہم اُسے اوروں سے دُگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لئے عزّت کی روزی تیار کر رکھی ہے

۲۲- يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ احزاب)

جس دِن اُن کے مُنہ اُلٹ اُلٹ کر آگ میں تلے جائیں گے کہتے ہونگے افسوس کسی طرح ہم نے اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسُول کا حکم مانا ہوتا۔

۲۳- وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝

(پارہ ۲۲ سورۃ احزاب)

اور جو اللہ اور اس کے رسُول کی فرمانبرداری کرے اُس نے بڑی کامیابی پائی۔

۲۴- وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَ زَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ

اور جان لو کہ تُم اللہ کے رسُول ہیں بہت معاملوں میں اگر یہ تمہاری خوشی کرے تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تُمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اسے تمہارے

الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ؕ
(پارہ ۲۶ سورۃ الحجرات)

دلوں میں آراستہ کر دیا ہے اور کفر
اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار
کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔

۲۵۔ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝
(پارہ ۲۶ سورہ الحجرات)

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول
کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے
کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ دیگا۔
بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

۲۶۔ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ (پارہ ۲۸ المجادلہ)

تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو
اور اللہ اور اس کے رسول کے
فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے
کاموں کو جانتا ہے۔

۲۷۔ مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ
فَخُذُوْهُ ۗ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ
فَانْتَهُوْا ۚ
(پارہ ۲۸ سورۃ الحشر)

اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائے
وہ لو اور جس سے منع فرمائے
باز رہو۔

۲۸۔ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ تغابن)

تو ایمان لاؤ واللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔

۲۹۔ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝

(پارہ ۲۸ سورۃ تغابن)

اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول پر صرف صریح پہنچا دینا ہے۔

اے قوم مسلم یہ اس شان و شوکت والا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو جس کی رفعت شان اور عروج ظاہر ہے جو عزت و ارتقاء کی آخری منزل پہ رواں دواں ہے۔ پروردگار عالم کے بعد سب سے اعلیٰ مقام جس ذات والا صفات کا ہے۔ وہ یہی تو ہیں جن کی تشریف آوری کی بشارتیں عیسیٰ علیہ السلام نے بایں الفاظ دیں۔ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ

یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ ۔ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوا اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے ۔

انبیاء کرام علیہم السلام مبشر بن کر آئے اور تمام ہی اسی دُرِّ یتیم بے کسوں کے کس اور بے بسوں کے بس کی تشریف آوری کی بشارتیں سناتے آئے انا سید ولد آدم ولا فخر ۔ یہ وہی ابن آدم ہے جو جمیع اولاد آدم میں سب سے معزز و مکرم بن کر تشریف لایا اور جس نے راحم للعلمین کا امتیازی نشان حاصل کیا یہ وہ عظمی ہے جو آج تک نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے رضا و تسلیم بلندی و برتری کا مقام یہ ہے ۔ کہ پروردگار عالم کے محبوب بن جاتے ہیں ۔ الا وانا حبیب اللہ اسی پر اکتفا نہیں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی اطاعت کو عین اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کا مرتبہ دیتا ہے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللہ اور اپنے محبوب پاک اطاعت فرض فرما دیتا ہے ۔ اَطِیْعُوا اللہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ جس کی

ترجمانی توحید کے مبلغ اعظم جن کے فاران کی چوٹی پر کے چند
الفاظ آج تک کروڑوں دلوں کو اپنی طرف متوجہ کئے ہوئے
ہیں اور جن کی زبانِ اقدس حق کی ترجمان اور کُن کی کنجی تھی جس سے
بغیر وحیِ خدا اپنی طرف سے کوئی کلمہ صادر بھی نہ ہوا، سے اس
طرح صادر ہوتے ہیں۔ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ
اِلَیْہِ مِنْ وَلَدِہٖ وَوَالِدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ جس کے فعل
کو رب کریم نے اپنا فعل ٹھہرایا وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ
وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور جن کو قریب بُلا کر کلام فرمائی اور مقام
محمود پر فائز فرمایا عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَحْمُوْدًا ہر
مقام میں ربِّ قدوس نے اپنے حبیبؐ کے ذکر کو اپنے ساتھ
رکھا اور جہاں اہتمام شان کا مقام آیا وہاں بھی اپنے حبیبؐ
کے لئے تصریح فرمائی وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ
وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور عزّت تو اللہ اور اُس کے
رسُول اور مُسلمانوں ہی کے لئے ہے۔ مگر منافقوں کو خبر نہیں ساتھ
ہی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اعمال کی قبولیّت کے لئے اطاعتِ

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو شرط رکھا

۳۰۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	اے ایمان والو اللہ کا حکم
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ	مانو اور رسول کا حکم مانو اور
وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ ۝	اپنے اعمال باطل نہ کرو
(پارہ ۲۶ سورۃ محمدؐ)	
۳۱۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَ	اور جو اللہ اور اس کے رسول
رَسُوْلَہٗ یُدْخِلْہُ جَنّٰتٍ	کا حکم مانے اللہ اُسے باغوں
تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ	میں لے جائے گا جن کے نیچے
وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰہَ یُعَذِّبْہُ	نہریں رواں اور جو پھر جائے
عَذَابًا اَلِیْمًا ۝	گا اُسے دردناک عذاب
(پارہ ۲۶۔ سورۃ الفتح)	فرمائے گا۔

ان آیات کریمہ کے باوجود جو لوگ اطاعت فرمانبرداری کے خلاف نافرمانی اور فضائل و کمالات کے انکار اور تنقیص شان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں مصروف ہیں ان کی پرزہ سرائیاں اور بے محل دلیلیں صرف اور صرف ان کے ہی لئے کارآمد ہو سکتی

ہیں۔ اور طفل تسلی کے طریقہ پر ان کے ہی قلبِ ماؤف کو داد دے سکتی ہیں۔ لیکن ایک مسلمان قطعاً کمالات سے علم سے فضل سے شرافت سے اِنکار نہیں کر سکتا ؎

مٹ گئے ہیں مٹتے ہیں مِٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

معلوم ہُوا کہ جو لوگ معجزات خصوصاً ردِّ شمس کے منکر ہیں وہ معتزلہ یا دوسرے گروہ میں شامل ہوں گے اِس موقعہ پر جبکہ اطاعتِ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی آیات کریمہ یعنی فرامین ربی ہدیہ ناظرین ہُوئے ہیں۔ اِس کے برعکس نافرمانی اور گستاخی کی سزائیں اور گستاخوں کا حال بھی قرآن پاک کی روشنی میں معلوم کر لینا چاہیئے۔

حضور علیہ السّلام کی گستاخی یا نافرمانی

قرآن کریم کی روشنی میں

۱۔ وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اور اُن میں کوئی وہ نہیں کہ

النَّبِیَّ وَیَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ۔ قُلْ اُذُنُ خَیْرٍ لَّکُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَیُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ ۔ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۔

(پارہ ۔ سورۃ)

ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں ۔ وہ تو کان ہیں تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں ۔ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں ۔ اور جو تم میں مسلمان ہیں اور ان کے واسطے رحمت ہیں اور جو رسول اللہ ایذا دیتے ہیں ۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۔

۲ ۔ اَلَمْ یَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ یُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِیْهَا ۔ ذٰلِكَ الْخِزْیُ الْعَظِیْمُ ۔

(پارہ ۱۰ سورۃ توبہ)

کیا اُنہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے اللہ اور اُس کے رسول کا ، تو اُس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اُس میں رہے گا یہی بڑی رسوائی ہے ۔

۳ ۔ یَوْمَئِذٍ یَّوَدُّ الَّذِیْنَ

اُس دن تمنا کریں گے وہ جنہوں

كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ
لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ
وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ؕ
(پارہ ۵ سورۃ النساء)

نے کفر کیا اور رسول کی نافرمانی
کی کاش انہیں مٹی میں دبا کر
زمین برابر کر دی جائے اور
کوئی بات اللہ سے چھپا نہ سکیں گے۔

۴۔ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ
رَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ
يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا
وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝
(پارہ ۴ سورۃ النسا)

اور جو اللہ اور اس کے رسول
کی نافرمانی کرے اور اُس
کی کل حدّوں سے بڑھ جائے
اللہ اُسے آگ میں داخل کریگا
جس میں ہمیشہ رہے گا اور
اُس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔

۵۔ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ
مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ
نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ
وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۝ پارہ ۵ سورۃ النسا)

اور جو رسول کے خلاف کرے
بعد اُس کے کہ حق راستہ
اُس کا کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ
سے جُدا راہ چلے ہم اُسے اُس
کے حال پہ چھوڑیں گے۔ اور اُسے
دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بُری جگہ پلٹنے کی۔

۶۔ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

(پارہ ۹ سورۃ انفال)

یہ اس لئے کہ اُنہوں نے اللہ اور اس کے رسُول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اُس کے رسُول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔

۷۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ ۹ سورۃ انفال)

اَے ایمان والو اللہ اور رسُول سے دُغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت

۸۔ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۗ وَمَنْ يَّعْصِ

اور نہ کسی مسلمان مرد نہ مسلمان عورت کو پہنچتا ہے کہ جب اللہ و رسُول کچھ حکم فرماویں تو انہیں اپنے معاملہ کا کچھ اختیار رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اُس

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝

کے رسُول کا وُہ بے شک صریح گمراہ بہکا ہُوا۔

(پارہ ۲۲ سورۃ احزاب)

۹۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اُس کے رسُول کو اُن پر اللہ کی لعنت ہے دُنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھّا ہے۔

(پارہ ۲۲ سورۃ احزاب)

۱۰۔ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ۝ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝ اَنْ

تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سُننا وُہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تُم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سُننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنے

كَانَ ذَا مَالٍ وَّ بَنِيْنَ ۝ دینے والا بہت ادھر اُدھر کی
اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيَاتُنَا لگاتا پھرنے والا بھلائی سے
قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے
سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ والا گنہگار درشت خُو اس سب
(پارہ ۲۹۔ سورۃ قلم) پر طرہ یہ کہ اِس کی اصل میں خطا

اِس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے جب اِس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں۔ قریب ہے کہ ہم اس کی سونڈ پر داغ دیں گے۔

مندرجہ بالا آیات مبارکہ پر اِکتفا کیا جاتا ہے چونکہ اختصار ملحوظ ہے ورنہ قرآن پاک میں اِس مضمون کی بے شمار آیتیں موجود ہیں۔ ان آیات کریم کے پیشِ نظر میں تمام مسلمان بھائیوں کو اِس چیز کی دعوت دیتا ہوں کہ اَے بھائیو! جس چیز سے خدا اور پیارے مصطفےٰ کی ناراضگی ہو۔ دین و دُنیا کی نعمتیں حضورؐ کی غلامی میں ہیں آج یہ ذرا بھر سوچیئے کہ کیا اطاعت غلامی فرمانبرداری فضائل

کا انکار ہی ہے۔ چند ذاتی اور دُنیوی خواہشوں کے پیشِ نظر
ایمان کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔ بندہ انشاء اللہ حضور علیہ السلام
کے اختیار و تصرف پر ایک کتاب لکھنے کا ارادہ رکھتا ہے جس
میں اِن مسائل پہ بابسط بحث کی جائے گی تاحال صرف مسئلہ
ردِ شمس کا مختصر سی تحقیق کی جا رہی ہے۔

(وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ)

ردِّ شمس

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز
مقام صہبا واقع خیبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
عصر ادا کی اور پھر حضرت علی کی آغوش میں سرِ انور رکھ کر لیٹ
گئے اور وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ حضرت علی سوچتے رہے کہ
نمازِ عصر ادا نہیں کی حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ
الْوُسْطٰی کا حکم ربی بھی سامنے تھا آپ سخت پریشان تھے کہ

اِدھر محبوبِ خُدا کا آرام ہے اُدھر خُدا کی نماز اور وُہ بھی عصر کی جس
کے متعلق تخاص تاکید آچکی ہے۔ مولیٰ علیؑ بار بار خیال کرتے رہے
کہ کیا کیا جائے اگر نماز ادا کرتا ہُوں تو آپ کے آرام میں خلل آتا
ہے آخر یہی سوچ کر نمازیں جب قضا ہوں پھر ادا ہوں نگاہوں
کی فضائیں کب ادا ہوں والضحیٰ کے پیارے رُخِ انور کی بار بار
زیارت کرتے اور دارین کی سعادتوں سے مالا مال ہوتے رہے۔

ے

زمیں پہ عرشِ بالا کے نشان معلوم ہوتے تھے
علی کی گود میں دونوں جہاں معلوم ہوتے تھے

آخر سورج ڈوب گیا حضورؐ علیہ السلام بیدار ہوتے ہیں پوچھتے
ہیں اے علی عصر کی نماز ادا کی ہے عرض کی یا رسُول اللہ نہیں پڑھی
حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ
کَانَ فِیْ طَاعَتِکَ وَ طَاعَۃِ رَسُوْلِکَ فَارْدُدْ عَلَیْہِ الشَّمْسَ
یا الٰہی علی تیری طاعت اور تیرے محبوب کی فرمانبرداری میں تھا
اِس پہ سورج لوٹا حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ مَیں نے دیکھا مغرب

سے سورج طلوع کر کے عصر کے مقام پر آگیا اور اُس کی شعاعیں پہاڑوں اور زمین پر پڑیں حضرت علیؓ نے نماز ادا کی اور پھر سورج غروب ہو گیا۔

(شفا و مواھب الدنیہ و خصائص کبریٰ و حجۃ اللہ علی العالمین و مدارج النبوۃ)

حضرت یوشع بن نون
کے لئے سورج روکا گیا

تفسیر جلالین ص۹۸:۔ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفَاسِقِيْنَ کے ماتحت یوں رقمطراز ہیں وَ وَقَفَتْ لَهُ الشَّمْسُ سَاعَةً حَتّٰى فَرَغَ عَنْ قِتَالِهِمْ،

حضرت یوشع بن نون کے لئے کچھ وقت سورج روکا گیا حتّٰی کہ آپ لڑائی سے فارغ ہو گئے۔

تفسیر خازن ۲۲۷/۱:۔ مذکورۃ الصدر آیت کریمہ کے ماتحت رقمطراز ہیں۔ دو اقتباس پیش کئے جاتے ہیں:۔

مطلب اوّل :- حضرت یوشع بن نون نے جبابرہ کے ساتھ لڑائی اور فتح جمعہ کے دن کی آپ لڑائی میں مشغول تھے کہ سورج غروب ہونے لگا صبح چونکہ سنیچر تھی اور سنیچر کو لڑنا منع تھا اس لئے آپ نے دعا مانگی یا اللہ سورج کو واپس لوٹا اور سورج سے خطاب کیا کہ تو بھی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہے اور میں بھی اللہ تعالےٰ کی اطاعت میں ہوں۔ اور آپ نے سوال کیا تو سورج بھی رک گیا۔ چاند نے بھی روشنی کی حتّٰے کہ آپ نے یوم سبت (سنیچر) داخل ہونے سے پہلے عدوانِ دین سے بدلہ لے لیا اور فتح حاصل کر لی اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے سورج لوٹایا اور روکے رکھا حتّٰے کہ آپ لڑائی سے مکمل فارغ ہو گئے۔

ثانی :- آپ نے سورج سے کہا کہ تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں، یا الٰہی سورج کو ہم پر روک دے۔ شیخ محی الدین نے کہا قاضی عیاض فرماتے ہیں لوگوں نے اس میں اختلاف کیا کہ سورج لوٹایا گیا یا روکا گیا یا اس کی رفتار سست ہو گئی۔ بہر صورت تمام صورتیں معجزہ ہی ہیں یہی مضمون تفسیر صاوی جلد اوّل صہ ۲۶۱

تفسیر ابنِ کثیر جلد اوّل صـ پر بھی موجود ہیں بہر حال اِن حوالہ جات سے معلوم ہوگیا کہ حضرت یوشع کے لئے سورج کو لوٹایا یا روکا گیا۔

حضرت سلیمان علیہ السّلام
کے لئے سورج لوٹایا گیا

تفسیر خازن ۳۹/۴ :- رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ کے تحت یوں رقمطراز ہیں :-

وَعَلِیٌّ عَنْ علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اِنَّهٗ قَالَ مَعْنٰی رُدُّوْهَا عَلَيَّ بِقَوْلِ بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی لِلْمَلَائِكَةِ الْمُوَكَّلِيْنَ بِالشَّمْسِ رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَرُدُّوْهَا عَلَيْهِ فَصَلَّى الْعَصْرَ فِيْ وَقْتِهَا۔

مطلب : حضرت علیؓ نے فرمایا کہ رُدُّوْهَا عَلَيَّ کا معنی یہ ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السّلام نے ملائکہ سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے حکم سے واپس آؤ۔ سورج واپس عصر کے مقام پر لایا گیا اور آپ نے نمازِ عصر اپنے وقت میں ادا کی۔

تفسیر مدارک ۳۹/۴ :- (رُدُّوهَا عَلَيَّ) ای قال للملائکۃ ردوا الشمس عَلَيَّ لِاُصلی العصر فردت الشمس لہ وصلی العصر۔

مطلب :- آپ نے ملائکہ کو فرمایا کہ سورج کو واپس لے آؤ تاکہ میں نمازِ عصر ادا کر سکوں تو آپ کے لئے سورج لوٹایا گیا اور آپ نے نمازِ عصر ادا کی۔

تفسیر صاوی ۳۳۵/۳ :- وقیل الضمیر فی قولہ ردوھا عائدٌ علی الشمس والخطاب للملائکۃ الموکلین بھا فردوھا فصلی العصر فی وقتھا۔

علمائے مفسرین نے کہا ہے۔ کہ ھا ضمیر سورج کی طرف لوٹتی ہے اور اس میں خطاب ملائکہ موکلین کے ساتھ پس لوٹایا اُنہوں نے سورج کو پس حضرت سلیمان علیہ السلام نے وقت میں نماز ادا کی۔

تفسیر جلالین شریف تفسیر ابنِ کثیر میں اسی آیت کے ماتحت اسی قسم کے مضمون ملاحظہ فرمائیے۔

حضور علیہ السلام

کے لئے سورج روکا اور لوٹایا گیا۔

تفسیر خازن ۲۲۱ :- قال القاضی وقد روی ان نبیا محمداً صلی اللہ علیہ وسلم حبست لہ الشمس مرتین احداھما یوم الخندق حین شغلوا عن صلاۃ العصر حتی غربت الشمس فردھا الیہ علی حتی صلی العصر ذکر ذلک الطحاوی وقال رواتہ ثقات والثانیۃ صبیحۃ لیلۃ الاسراء حین انتظر العیر لما اخبر بوصولھا مع شروق الشمس ذکرہ یونس ؑ

مطلب :- قاضی نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی روایت کی گئی کہ آپ کے لئے سورج دوبارہ روکا گیا۔ ایک دفعہ غزوہ خندق کے دن جبکہ آپ اور صحابہ کرام مشغول تھے اور نماز عصر ادا نہ کر سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا

پس اللہ تعالےٰ نے آپ کے لئے سورج کو لوٹایا اور آپ نے نماز عصر ادا کی اِس کو طحاوی نے بیان کیا ہے۔ اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔ دوسری دفعہ شبِ معراج کی صبح کو جب حضور علیہ السلام نے قریش کے قافلہ کے پہنچنے کی خبر دی تھی کہ قافلہ دِن نکلنے سے پہلے پہنچ جائے گا تو کفار نے اِس کی انتظار کی اللہ تعالےٰ نے سورج کو روک دیا۔ حتیٰ کہ قافلہ پہنچ گیا۔ اِس کو یونس بن بکیر نے زیادات میں ذکر کیا ہے سیرت ابن اسحاق سے تفسیر خازن جلد ۳ صـ ۱۳۱ حضور علیہ السلام نے قافلے کے پہنچنے کی خبر دی کفار آپ کو جھٹلانے کے لئے قافلے کا انتظار کرنے لگے قافلے کو پہنچنے میں دیر ہو گئی اللہ تعالےٰ نے سورج کو روک دیا۔ حتےٰ کہ قافلہ سورج طلوع ہونے سے پہلے مقام مقررہ پر پہنچ گیا۔ تفسیر صاوی جلد ۱ صـ ۲۶۲ فقد جست بنینا مرتین یوم الخندق حین شغل هو واصحابه عن صلوٰة العصر حتیٰ غربت الشمس فردها الله علیه حتیٰ صلی العصر صبیحة لیلة الاسراء حین انتظرقدوم العیر ونزید فی روایة مرة لعلی بن

ابی طالب حین کان النبی نائما علی فخذہ ولم یکن صلی العصر فما استیقظ حتیٰ غربت الشمس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم ان علیا فی طاعتک وطاعۃ رسولک فارد وعلیہ الشمس فی یصلی العصر۔

مطلب: پس تحقیق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے سورج دوبارہ روکا گیا۔ ایک خندق کے دِن جبکہ آپؐ اور صحابہ کرام مشغولِ جنگ تھے اور نماز ادا نہ کر سکے اور سورج غروب ہو گیا تو پس اللہ تعالےٰ نے سورج کو لوٹایا اور آپؐ نماز ادا کی اور شب معراج کی صبح کو جب کہ آپ نے دِن نکلنے سے پہلے قافلے کے پہنچنے کی خبر دی تھی اور ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک دفعہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے لئے جبکہ حضور علیہ السّلام حضرت علی کی ران پہ سر مُبارک رکھ کے آرام فرما تھے اور حضرت علی نے نماز نہ پڑھی تھی آپ جب اُٹھے تو سورج غروب ہو چکا تھا آپ نے دُعا مانگی یا اللہ علی تیری طاعت اور تیرے محبُوب کی طاعت میں تھا اس کے لئے سورج لوٹا تاکہ یہ نماز ادا کر سکے۔

تفسیر ابن کثیر جلد ثانی ص۴۰ پر اس کی تائید میں ملاحظہ فرمائیے
تفسیر جلالین ص۹۸ مباحثہ :- لم تحبس علی بشر ای قبل یوشع
و الا فھی حبست بعد لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم بل و
لبعض الاولیاء وقد روی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
حبست لہ الشمس مرا لا یوم الخندق حین شغلوہ
عن صلوۃ العصر حتی غربت الشمس فردھا اللہ علیہ
حتی صلی العصر رواہ ذلک الطحاوی -

مطلب :- کسی بشر کے لئے سورج نہ روکا گیا یعنی یوشع سے
پہلے کسی کے لئے نہ روکا گیا اور یوشع کے بعد ہمارے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی روکا گیا اور بے شک روایت کی گئی،
تحقیق حضور علیہ السلام کے لئے سورج کئی دفعہ روکا گیا ایک بار
یوم خندق میں جب کہ آپؐ نماز عصر میں مصروفیت کی وجہ سے
ادا نہ کر سکے اور سورج غروب ہو گیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے سورج کو
لوٹایا اور آپ نے نماز ادا کی اسے طحاوی نے روایت کیا۔ دوسری
دفعہ شب معراج کی صبح کو جب حضور علیہ السلام نے دن نکلتے ہی قافلہ

کے پہنچنے کی اطلاع دی تھی ایک روایت میں سورج غروب
ہونے کے وقت آیا ہے۔ تیسری دفعہ مقام صہبا میں جب
حضور علیہ السلام حضرت علیؓ کی گود میں سر مبارک رکھ کر آرام
فرما تھے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور حضرت علیؓ نے نماز
نہ پڑھی تھی بحوالہ مدارک وخازن ردِ شمس جس شمس یا بکا ارکہ
تمام ہی معجزات کی وجہ سے ہوتے ہیں ہر صورت میں ہمارا مدعا
ثابت ہے ؎

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

مسلم شریف جلد ۲ ص۸۵ :۔ فقال الشمس انک مامور
وانا مامور اللھم حبسھا علی شیئا فحبست علیہا حتی فتح
اللہ علیہ

مطلب :۔ تو حضرت یوشع بن نون نے سورج کو کہا کہ
تجھے بھی اللہ تعالےٰ کا حکم ہے اور مجھے بھی اللہ تعالےٰ کا حکم ہے
یا اللہ سورج کو مجھ پر کچھ دیر روک پس آپ کے لئے روک دیا

گیا حتیٰ کہ آپ کو اللہ تعالےٰ نے فتح دی۔

نوری شرح مسلم شریف جلد ۲ ص۸۵ مذکورہ الصدر حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت یوشع کے لئے ردِ شمس جس شمس اور بطئ حرکت میں اختلاف کیا گیا ہے۔ وکل ذلک من معجزات النبوۃ وقال القاضی قد روی ان نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم حبست لہ الشمس مرتین۔

اور قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی دوبارہ سورج روکا گیا۔ ایک دفعہ یوم خندق میں اور ایک دفعہ قافلہ کے نہ پہنچنے پر، اسے طحاوی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

حسامی ص۹۱:۔ ان یظہر فی الوقت امتداد بوقت الشمس کما کان لسلیمان علیہ السلام

امتداد وقت بھی سورج کے روکنے سے ہو سکتا ہے جس طرح کہ سلیمان علیہ السلام کے لئے سورج روکا۔

دیکھئے اب امام شافعی صاحب اور امام زفر اس پر ایک مسئلہ فقیہہ کی بُنیاد رکھ رہے ہیں ؎

تیری مرضی پا گیا سُورج پھرا اُلٹے قدم
تیری اُنگلی اُٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

نامی شرح حسامی ص۹۳ :- وقد وقع ذلك ليوشع عليه السلام حتىٰ ظفر قبيل دخول ليلة السبت و قصه مذكورة فى صحيح البخارى وقد وقع ذلك لنبينا عليه الصلوٰة والسلام حين فاتت صلوٰة العصر من علیؓ كما حكاه القاضى العياض فى الشفاء

اور تحقیق ردّ شمس حضرت یوشع علیہ السلام کے لئے بھی ہُوا حتیٰ کہ آپ نے سنیچر کی رات داخل ہونے پہلے فتح حاصل کر لی اور یہ واقعہ صحیح بخاری میں مذکور ہے اور تحقیق ردّ شمس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ہُوا جبکہ حضرت علیؓ سے نماز عصر قضا ہو گئی جس طرح کہ قاضی عیاض نے شفا میں بیان کیا ہے۔

نور الانوار ص۴۹ :- وقد کان نبینا علیہ السلام حین فاتت صلوٰۃ العصر من علیؓ کما ذکر فی کتاب السیر۔

اور بے شک رد شمس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہوا جبکہ حضرت علیؓ کی نماز عصر قضا ہو گئی جس طرح کہ کتاب سیر میں ذکر کیا گیا ہے۔

قمر الاقمار شرح نور الانوار ص۴۹ :- مطلب، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ردِ شمس ہوا جبکہ حضرت علیؓ کی گود میں آپ سر مبارک رکھ کر لیٹ رہے تھے اور آپ پر وحی آرہی تھی جبکہ آپ اٹھے تو آپ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ کیا نمازِ عصر پڑھی؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا نہیں پڑھی تو حضور علیہ السلام نے دعا مانگی۔ اللّٰھُمَّ ان کان فی طاعتک و طاعت رسولک۔ یا اللہ علیؓ تیری طاعت اور تیرے رسول کی طاعت میں، اس پر سورج لوٹا۔ حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ ڈوبا ہوا سورج واپس عصر کے مقام پر آگیا اور اس کی روشنی پہاڑوں اور زمین پر پڑی یہ واقعہ مقام صہبا علاقہ

خیبر میں ہوا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب میں یوں رقمطراز ہیں:۔

جذب القلوب ص۲۰۷ :۔ یہ گمان نہ کرنا چاہیے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے لئے سورج لوٹایا گیا تھا۔ کیونکہ یہ واقعہ صہبا میں واقع ہوا تھا جو خیبر کے قریب واقع ہے قاضی عیاض نے اس کی تصریح ایسی کی ہے تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ حدیث اعادۂ شمس بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ باسنادِ حسن ثابت ہوئی ہے اور طرق متعددسے اور طحاوی نے اس کی تصحیح کی ہے اور ابن جوزی اس کو موضوعات میں لانے میں شیخ ابنِ حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ ابنِ جوزی نے خطا کی ہے کہ اس نے حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔

علامہ محمد امین شامی نے بھی لکھا ہے کہ ابن جوزی نے خطا کی ہے۔

فقیر کا ایک مضمون جو رسالہ الحبیب میں شائع ہو چکا ہے نقل

کیا جاتا ہے۔

تنقیص کاروں کا ایک طائفہ اِس برصغیر میں ایک مدت سے عظمتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مُنہ چڑا رہا ہے الفاظ کی بے سُری راگنی ہو یا خامہ و قرطاس کی بوالعجبیا یہ بے لگام شرذمہ بہر طور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مراتب و مناقب میں تنقیص کی سعی مذموم کرتا رہا ہے۔ اِن جفا کاروں نے اسلامی نام کے صحائف میں تو ہیں رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ زہریلے تیر چھپا رکھے ہیں جو اہلِ اسلام کا سینہ چیر کر رکھ دیتے ہیں یہ طائفہ اُمّتِ مُسلمہ کے لئے کوئی اجنبی فرقہ نہیں ہے۔ مداحانِ رسُول نے ہر دور میں اعداء نبیؐ کا سامنا کیا ہے کبھی یہ حربِ بے لگام اسلام کے افق پر بوجہل و بولہب بن کر اُبھرا اور کبھی ابنِ سبا کا مکر فریب بن کے نکلا اسلام کے فرزندوں سے یہ کسی روپ میں مخفی نہ رہ سکا۔ ہم نے بارہا اِن کے رہنماؤں سے اپیلیں کی ہیں۔ دردمندانہ درخواستیں کی ہیں کہ جب تم اسلام کا نام لیتے ہو تو بانیٔ اسلام کو بُرا نہ کہو۔ رسُولِ عربی کی شان کو تاہ فکر و تنقیص

رسالت کے پیچھے نہ پڑو مگر ان شقی القلوب انسانوں پر التجاؤں اور درخواستوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی فضیلت کا کوئی باب ہو انہیں راس نہیں آتا۔ کبھی احاطہ رحمت میں تقصیر کی کوشش کرتے ہیں کبھی فیضان رسالت کا انکار ہوتا ہے کبھی علم نبوت میں دراندازی کرتے ہیں۔ غرضیکہ بہر عنوان یہ توہینِ رسالت کے درپے ہیں۔ اِس وقت ہم نے جس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے وُہ حضورؐ کی شان کا ایک مسئلہ ہے اور لاریب فضیلتِ رسالت کا ہر باب محبِ رسُول کی موت وحیات کا مسئلہ ہے۔ جس طرح شق القمر کا معُجزہ جمہورِ اُمّت میں مقبُول ہے اسی طرح ردِ شمس بھی معُجزاتِ رسالت میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ معُجزہ تواتر کے ساتھ اُمّت میں مقبُول ہوتا چلا آیا ہے۔ فرزندانِ اسلام میں یہ معُجزہ ہمیشہ ریب وشک سے بالاتر رہا ہے۔ اُمّت کے صحابہ اور اجلاء بزرگ اِس معُجزے پر اعتقاد رکھتے ہیں مگر اس دَور کے تنقیص کاروں نے کمالاتِ رسُول کی دشمنی میں اِس کا

بھی انکار کر دیا اور حدیث و سیر کی کتابوں میں جو روایت اس باب میں منقول ہے اِس موضوع تک کہہ بیٹھے اور استدلال میں ابنِ تیمیہ جیسے دُشمنِ رسُول کا حوالہ دے ڈالا زیادہ ہاتھ پاؤں مارے تو ابن جوزی کو تلاش کر لائے عداوتِ رسُولؐ میں اس قدر اندھے ہو چکے تھے کہ ابنِ جوزی کے بارے میں وہ تمام کلمات اِن کی آنکھوں سے مفقود ہو گئے جو اِس بارے میں محدثین اور فقہائے اسلام نے کہے ہیں آئمہ مسلمین نے جس طرح ابنِ جوزی پر جرح قدح کی ہے وہ اہلِ تحقیق کی نگاہوں سے اوجھل نہیں ہے مگر اس تعصب کا کیا کیا جائے جو تعظیمِ مصطفےٰ کو کسی طرح دِل میں جگہ نہیں دیتا۔

منکرین کے رد انکار کے لئے ذیل میں ہم شامی کی ایک طویل عبارت نقل کر رہے ہیں مگر یہ عبارت ان لوگوں کے لئے کسی طرح سود مند نہیں ہو گی جن کے دِلوں میں عداوتِ رسُولؐ جڑ پکڑ چکی ہے تاہم ہم کلمۃ الحق کے طور پر اظہار ضروری سمجھتے ہیں۔

ذکر شافعیۃ ان الوقت بعود کانہ علیہ الصلوٰۃ

والسلام نے حجر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حتی
غربت الشمس فلما استیقظ ذکر له انه فاتته
العصر فقال اللّٰھم انه کان فی طاعتك وطاعة
رسولك فارددها علیه فارتدت حتی صلی العصر و
کان ذلك بخیبر الحدیث درالمختار علی درالمختار۔

علامہ محمد امین شامی جلد (۱) صـ۴۶۵ شافعیہ نے ذکر کیا
ہے کہ بوقت فوت سکتا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام حضرت علی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں آرام فرماتے یہاں تک کہ سورج
غروب ہوگیا پس جبکہ نبی پاک بیدار ہوئے تو حضرت علی
رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ ان کی نماز عصر قضا ہوگئی پس حضور
نے دعا فرمائی کہ اے اللہ یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت
میں تھا تو اس کے اوپر سورج لوٹا دے۔ پس سورج لوٹا دیا گیا
یہاں تک کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی نماز پڑھ لی اور
یہ ردِ شمس خیبر میں وقوع ہوا۔

دیکھئے یہ وہ جلیل القدر معجزہ ہے کہ امام شافعی نے اس کے

اُوپر مسئلہ فقیہہ کی بُنیاد رکھی اور وُہ حدیث کس طرح موضوع قرار دی جا سکتی ہے جس سے امام شافعی جیسے مجتہد نے مسائل فقیہہ کا استنباط کیا ہو اور یہ اجتہاد صرف امام شافعی ہی ساتھ خاص نہیں بلکہ دوسرے آئمہ اور ہمارے امام اعظم حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اِس واقعہ سے امکان اعادہ وقت کا استنباط کیا اور قُدرت کی ممکنہ اور سیرہ کی طرف تقسیم کی اور اذنیٰ ما یتمکن العبد کے سبب سے عبد کو مکلف کیا اور یہ مسئلہ تفصیل کے ساتھ کُتب فقیہہ میں مرقوم ہے۔ دیکھئے نورالانوار ص ۴۹ اِس کے علاوہ فقہ کی دُوسری کتب میں بھی بڑی بسط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

ہمارے مخاطب وہ نہیں ہیں جو لانُصلّم کی تکرار کے سوا کچھ نہیں جانتے جو ہوش وخرد کی بصیرت سے محروم ہوں ہم اُنہیں راستہ دکھانا نہیں چاہتے فطرت کی ناکشودہ راہیں ان لوگوں پر نہیں کھُلتیں جو ورغہ ظلمات کو پسند کرتے ہوں مگر جو لوگ گوش وہوش رکھتے ہیں جن کے ضمیروں میں انصاف

ہے انہیں اِس حقیقت کو ماننے میں تامل نہیں ہوگا کہ آئمہ مسلمین جنہوں نے اپنی عمروں کا انتہائی حصہ اسلام کی تحقیقات میں صرف کر دیا اِس مسئلہ میں ٹھوکر نہیں کھا سکتے پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ اُمت کے تمام صلحاء اور آئمہ مجتہدین تو اِس مسئلہ میں غلطی پر ہوں اور چند سر پھرے دماغوں نے اپنی کینہ توز فطرت سے جو بات سوچی ہو وہ عین صواب ہو جائے وُہ لوگ جنہیں نہ علم و تحقیق سے واسطہ ہے نہ روایت و فراست کے حامل ہیں جو عداوتِ نبی میں ہر کمالِ رسُول کو مٹانے کے درپے ہیں۔ ہر روز کوئی نیا فتنہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ راشدینِ ملت اِن سے ہمیشہ شیزہ کار رہے ہیں۔ فتنہ انکار ردِ شمس بھی انہیں فتن میں سے ایک فتنہ ہے۔ اللہ تعالےٰ جمیع مُلک و ملت کو اِن کے مقاصد سے محفوظ رکھے ؎

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغِ مُصطفوی سے شرارِ بُولہبی

تصنیفات

علمائے اہل سنت وجماعت

حضرت الحاج علامہ شیخ الاسلام خواجہ الحافظ محمد قمرالدین صاحب ظلہ العالی

مذہب شیعہ آستانہ عالیہ سیال شریف کے علمی سمندر کی ایک موج ہے جسمیں آپ نے شیعہ مذہب کی کثیر عبارتیں نقل فرمائی ہیں اس کتاب کا ہر فرد کے پاس ہونا ضروری ہے

اس کے علاوہ

تقریر دلپذیر۔ عیسائی مذہب۔ ان الحکم الا للہ۔ صلوٰۃ العصر۔ تنویر الابصار وغیرہ اپنے مضامین اور موضوع کے لحاظ سے متبرکۃ الآراء اور ہر مسئلہ پر حرف آخر ہیں۔

مجموعی قیمت ۳/۰۰

رسول اعظم (۲۵ پیسے) رسول اعظم کی پیاری دعائیں (۲۵ پیسے) اولیائے چشت (۲/۰۰) کے علاوہ کثیر تعداد میں پمفلٹ جو مولینا سلطان احمد صاحب فاروقی کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہیں ضرور مطالعہ میں رکھئے۔

تفریح الرواح:۔ حضرت سیدی الحاج غوث زمان خواجہ غلام نصیر الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری مولینا محمد حسین چشتی نے ترتیب دی ہے۔ بہترین کتاب ہے۔ قیمت ۱/۰۰

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف ضلع میانوالی

مولانا سلطان احمد فاروقی سیالوی

کی منظور عام تالیف

تذکرہ اولیائے چشت

جسمیں

تمام اولیائے چشت کے حالات و کوائف

کرامات ۔ ملفوظات ۔ تعلیمات

درج ہیں

ھدیہ ۔۔۔ بمع محصول ڈاک ۔۔۔ اڑھائی روپے

ملنے کا پتہ:

مکتبہ نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف ضلع میانوالی

کچھ مخیر حضرات کی توجّہ کے لئے

(شمس العلوم نصیریہ غوثیہ خواجہ آباد شریف)

یہ پاکستان کی معیاری درسگاہ ہے جہاں تمام

علوم شرقیہ

بڑی محنت سے پڑھائے جاتے ہیں جس میں
بیرون علاقہ جات کے طلباء کے لئے خورد و نوش، رہائش
کتب وغیرہ کا مفت انتظام کیا جاتا ہے۔ ہر طرح کی
امداد کرکے ثوابِ دارین حاصل کریں

ترسیلِ زر کا پتہ:

ناظم مدرسہ محمد جمال الدین شاہ کاظمی منظور

خواجہ آباد شریف۔ ضلع میانوالی

(تعلیمی ریویو لاہور)